OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

عبادات کا میقاتی تصور: سامی ادیان کے تناظر میں ایک مطالعہ

The Temporal Concept of Worship: A Study in the Context of Semitic Religions

Shahid Iqbal
MPhil Scholar, Minhaj University, Lahore
Muhammad Abubakar
MPhil Scholar, Minhaj University, Lahore
Muhammad Tahir Raheem
MPhil Scholar, Minhaj University, Lahore

Abstract

Worship is an integral part of every religion. Now a days there is not any region in world where worship is not practiced in one way or another. Islam is a natural religion. Everything comes under the cover of Islam including Human Rights, Commands of Allah, human relations and interactions with each other etc. All commands, rights and actions are as per path of nature. However, other religions are lacking such kind of delicate balance of nature in every aspect of life. On one side excess and other side deviation is observed. Some religions consider material things core of life while others completely deny it. Islam kept balance between spirit and body. It commands as per requirement of each part. It has not refused one part and encouraged other part of it. Such kind of access and deviations are possible in secular systems but not under the Divine Religion of Islam where everything is written on "Tablet of Heaven". Therefore there are no chances of such kind of error in this divine religion of Islam. He has been given as much importance and priority as he has the right and demand. It is possible for the human mind and free

CC BY

thinking to be completely inclined towards the other side by denying one aspect, but it is absolutely not possible in the divine system of Islam. Because here are the commands of the Creator of the slaves instead of the slaves and like His essence, His commands are also free from all defects.

Keywords: Worship, religions, Islam

تمہید

بادت بندگی سے عبارت ہے۔اس مراد اللہ رب العزت کی خوشنودی اور معرفت حاصل کرنا۔عبادت ایک ایسا حسین عمل جس کا تصور تمام ادیان پایا جاتا ہے۔عبادت کی بجاآوری کے لیے ہر مذہب میں مختلف طرائق ہیں۔ہر دین میں کچھ عبادات اور بندگی ایسی ہوتی ہیں جو دن میں، ہفتے میں، مہینے میں اور سال میں ادا کی جاتی ہیں، جن کو میقاتی عبادات کہا جاتا ہے یعنی Periodic، میقاتی بندگی دراصل ایسی عبادات کو کہا جاتا ہے جس کا تعلق وقت مقررہ کے ساتھ متعین ہو۔جیسے تعلیمات اسلام میں نماز،روزہ،زکوۃ،حج ،ذکر و اذکاراور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ کی کی تسبیح کرنا اس کی مختلف ظاہری شکلیں ہیں، جن میں سے کچھ کو فرض کا درجہ حاصل ہے اور کچھ کو سنت اور نوافل کا۔لیکن عبادت کی اصل وہ تعلق باللہ ہے جو بندے کو مولا کے چشمہ ازلی اور منبع حقیقی سے پیوست کر دیتی ہے۔عبادت مالک کائنات کے حضور ارتکاز اور خیالات کی یکسوئی کا ذریعہ ہے۔جس طرح دین اسلام میں میقاتی عبادات کا تصور ہے اسی طرح یہودیت اور مسیحیت میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔اسلام میں عبادت کا تصور بہت جامع اور وسیع ہے۔محبت اللہ کے بعد ایمان کامل کا تقاضا اسی وقت پورا ہو سکتا ہے کہ جب ایمان کے دوسرے تقاضے یعنی اطاعت الٰہی پر پوری طرح توجہ دی جائے، کیونکہ محبت درحقیقت اطاعت الٰہی کا تقاضا کرتی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی سنن ابوداؤد میں اس طرح منقول ہے:حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ کے لئے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی کو) کچھ دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی روک لیا(نہ دیا) تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

عبادت کا مفہوم

عبادت عربی زبان سے اُردو میں درآمد شدہ لفظ ہے جو عربی کے ثلاثی مجرد ''عبد، یعبد'' کا مصدر ہے۔''عبادۃ'' کے معنی عربی لغات میں خدمت کرنا، غلامی کرنا، کسی کے آگے جھکنا، کسی کا غلام بننا وغیرہ کے ہیں۔عربی زبان میں اِس کے ہم معنی لفظ ''خضع ذل، مطاع لہ، اتخذ عبد، وغیرہ ہیں جب کہ انگلش زبان میں اِس کے ہم معنی لفظ Devotion, Worship، Adoration, Cultوغیرہ۔[1] محمد احمد زبیری نے عبادت کی تعریف کرتے ہوئے وضاحت کی کہ عبادات کا مفہوم وسیع ہے اس میں دوسرے معاملات زندگی بھی شامل کیے جاتے ہیں

الْعِبَادَة هِيَ اسْم جَامع لكل مَا يُحِبهُ الله ويرضاه من الْأَقْوَال والأعمال الْبَاطِنَة وَالظَّاهِرَة. فَالصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالصِّيَام وَالْحج وَصدق الحَدِيث وَأَدَاء الْأَمَانَة وبرّ الْوَالِدين وصلَة الْأَرْحَام وَالْوَفَاء بالعهود وَالْأَمر بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر وَالْجِهَاد للْكفَّار وَالْمُنَافِقِينَ

وَالْإِحْسَان لِلْجَار واليتيم والمسكين وَابْن السَّبِيل والمملوك من الْآدَمِيّين والبهائم وَالدُّعَاء وَالذكر وَالْقِرَاءَة وأمثال ذَلِك من الْعِبَادَة.(2)

"عبادت بڑی جامع اصطلاح ہے۔ ہر وہ قول اور ظاہری و باطنی عمل جس کو اللہ پسند کرے اور اس سے راضی ہو عبادت ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، سچ بولنا، امانت داری، والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، وعدے کی پابندی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد، پڑوسی، یتیم، مسکین، مسافر، غلاموں اور چوپایوں کے ساتھ احسان، دعا، ذکر، تلاوت سب عبادت کی شاخیں ہیں۔"

یہودیت میں عبادت کا تصور

یہودیت کے نزدیک انسان کی روح ہی خدا کا تصور ہے اور انسان کے ذہن کو اس نے کائنات کے اصول کے مطابق بنایا ہے۔ یہودیت میں یہ عقائد ہے کہ خدا کے قوانین کی پابندی کرنے سے جسم اور روح درست رہتے ہیں اور خدا کے قوانین میں سب سے پہلا قانون یہی ہے کہ اس کی بندگی کرو۔ یہودیت کے چند روایتی عقائد کے مطابق خدا تمام موجودات کا خالق ہے۔ وہ واحد غیر مادی ہے، وہ اکیلا کائنات کے کامل حکمران کے طور پر پرستش کے لائق ہے۔ اور بندگی صرف اس کی ہے اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں کو پاک بنانے اور الٰہی احکامات کو پورا کرنے کے وسیلے سے خدا کے قریب آسکتے ہیں۔ اسی طرح خدا کی بندگی کے متعلق درج ہے۔ "خدا نے اسرائیل کو توریت کا مطالعہ کرنے، واحد خدا کی پرستش کرنے، سبت کے دن کو آرام کرنے اور عیدوں کو منانے کے لیے چُنا۔"(3) خدا صرف وہی ہے جس کی تعریف کی جاسکے اور جس کی ہم عبادت اور تعریف کر کے اس کا قرب حاصل کر سکے کیونکہ خدا کی عبادت سے ہم سب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہودیت کے نزدیک خدا اور ہمارے درمیان کوئی پردہ اثالث نہیں ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ ہماری تمام عبادات خدا کی طرف پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہیے۔

Prayer opens our lives to the guidance of God.(4)

"عبادات ہی کے ذریعے ہماری زندگیاں خدا کی ہدایات اور رہنمائی سے آگاہ ہوتی ہے۔"

یہودی مذہب کے مطابق اللہ سے محبت انسان کا سب سے اول فرض ہے چونکہ جب اللہ کی محبت انسان کے اندر سے گئی تو پھر وہ نیکی کی خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے گا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی روح کو پاکیزہ رکھے کیونکہ روح اللہ کا دیا ہوا عطیہ ہے۔

In is intended that his prayer be ethical and not opposed to the interests of other, and that his praying be maked by a sense of inwardness prayers at the synagogue is encouraged because here is added strength in prayer as a community.(5)

"یہودیت میں عبادات کے متعلق تصور کیا جاتا ہے کہ یہ نیک مقاصد کی خاطر ہوں اور کسی کے مفادات کے خلاف نہ ہوں اور یہ کہ عبادات اپنے اندر روحانیت کے احساسات لیتے ہوں اور عبادات کو ادا کرنے کے لیے عبات گاہ کی تاکید اس لیے کی گئی ہے تاکہ یہودی معاشرے کو مضبوطی حاصل ہو۔"

انسان کا فرض اولین ہے کہ وہ عبادت، دُعا، جماعتی عبادت، خدا کے احکام کی پابندی جو اُس کی مرضی کا اظہار ہیں، کے ذریعے اُس کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرے۔ اُسے چاہیے کہ وہ ہر وقت ہر حال میں خدا سے دُعا کرتا رہے۔ وفادار، دیانت دار اور متقی ہو اُس کی عبادت حمد و ثنا، شکر گزاری، تمجید اور شکستہ کی خدمت اور نمازیں بھی خدا کے فضل کے ذرائع ہیں۔ زبوروں میں ہر یہودی پر جماعتی عبادتوں میں شریک ہونا مذہبی زندگی کا لازمی جز قرار دیا گیا ہے۔[6] کہ یہ نیک مقاصد کی خاطر ہوں اور کسی کے مفادات کے خلاف نہ ہو اور یہ کہ عبادات اپنے اندر روحانیت کے احساسات لیتے ہوں اور عبادات کو ادا کرنے کے لیے عبادت گاہ کی تاکید اس لیے کی گئی ہے تاکہ یہودی معاشرے کو مضبوطی حاصل ہو

یہودیت میں روزمرہ کی عبادت

یہودیوں میں عبادت ہر روز بلکہ ہر گھڑی کی جاتی ہے۔ قدامت پسند یہودی کے نزدیک اسے مذہبی مشاہدے کا درجہ حاصل تھا۔ ایک چھوٹا چرمی جزدان یا حمائل جس میں رقی کاغذ پر لکھی ہوئی عبرانی آیات ہوتیں، اسے یہودی مرد صبح کی عبادت کے وقت گلے میں ڈال لیتے۔ کھانے سے پہلے مختصر شکرانہ ادا کیا جاتا اور آخر میں لمبی دعا کی جاتی۔ لیکن گھروں کے اندر ہی عبادت کافی نہیں تھی بلکہ ہر کام میں اجتماعیت کے اصول کو مد نظر رکھا جاتا۔ یہودی انتہائی عبادت گزر قوم ہے جو صرف اللہ کی عبادت کرتی ہے اور وہ اپنی عبادات میں اللہ کی حمد و ثناء، تعریف و توصیف، شکرانے کے کلمات، عاجزی، انکساری، التجائیں اور اللہ کے حضور گڑ گڑا کر اپنی حاجتوں کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ یہود جب صبح اُٹھتے ہیں تو کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوتے ہیں۔ اس لیے یہودی اپنے بستر کے پاس ایک کپ پانی اور برتن رکھتے ہیں تاکہ صبح اُٹھتے ہی وہ اپنے ہاتھوں کو دھو سکے۔ العقیدہ یہودی منہ اور پاؤں بھی دھوتے ہیں پھر اپنے اوپر ایک چار کونوں والا کپڑا جسے تالیت اور چمڑے کے بنے دو چھوٹے ڈبے سر اور ہاتھ پر باندھتے ہیں جن کو تفیلین کہتے ہیں۔ سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھ کر اپنے منہ ہیکل کی طرف کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ یہودیت میں بھی اسلام کی طرح اذان ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ نماز یا عبادت کا وقت ہو گیا ہے۔ یہ دن میں تین دفعہ اذان دیتے ہیں۔ یہود میں سینگ بجایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ کلمات بھی ادا کرتے ہیں، جس کا مقصد لوگوں کو عبادت کی طرف بلانا ہے۔ یہودیت میں یہود دن میں تین مرتبہ دفعہ عبادت کرتے ہیں جس کو یہ نماز کا نام دیتے ہیں۔ یہ صبح، دوپہر، شام میں نماز ادا کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کہتے ہیں کہ دن میں تین بار نماز پڑھنے کا رواج اصل میں ان کے سرپرستوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب نے شروع کیا تھا۔ تورات کے مطابق: ابراہیم صبح کی نماز پڑھتے تھے (فجر کی نماز جس کو شاخاریت کہا جاتا ہے۔ یہود کی سب سے اہم نماز ہے اور اس کے کل چھ حصے ہیں) اسحاق دوپہر کی نماز پڑھتے تھے۔ (اس نماز کا وقت دوپہر سے لے کر غروب آفتاب سے تقریباً دو سے اڑھائی گھنٹے پہلے تک ہوتا ہے۔ دوپہر کی نماز اس کو منخا کہا جاتا ہے) اور یعقوب رات کی نماز کو ادا کرتے تھے۔ (مغرب کی نماز اس کو معاریب کہا جاتا ہے، اس کا وقت وہ ہوتا ہے جب آسمان پر تین ستارے دکھائی دینے لگیں اسے صبح طلوعِ فجر سے پہلے تک ادا کیا جا سکتا ہے)[7]

> Prayer – as a "service of heart" is in principle of Torah – based commanded.[8]

> ''یہودی مرد اور عورت دونوں کے لیے نماز بطور دل کی خدمت کے لیے لازمی ہے۔''

ہفتہ وار عبادت

سَبَّت، سَبَّت (عبرانی شبّت، Shabbath) دست بردار ہونا، ختم کرنا آرام سے۔(9) یہ ایک ہفتہ وار تہوار ہے جو ہفتہ کے دن ایک جشن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس تہوار میں ہر یہودی کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ یہ یہودیت میں اہم اور ممتاز ترین دن ہے۔ یہودیت نے دنیا کو ہفتے کے چھ دن کام اور ساتواں دن عبادت اور آرام کرنے کے لیے مخصوص کر دینے کی تعلیم دی۔ جس کا ذکر بائبل مقدس میں کچھ اس طرح ہے: ”اور خدا نے اپنے کام کو جیسے وہ کرتا تھا ساتوں دن فارغ ہوا اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اُس میں خدا ساری کائنات سے جسے اس نے پیدا کیا اور بنایا، فارغ ہوا۔“(10) یہ رخصت جمعہ کے دن غروب آفتاب سے شروع ہو کر ہفتہ کے دن ستاروں کے نمودار ہونے پر ختم ہو جاتی ہے۔ راسخ العقیدہ یہودی اس روز دنیاوی کاموں کے نزدیک بھی نہیں جاتے بلکہ عبادت و مراقبہ میں مشغول رہتے تھے۔(11)

یوم کپور

یہودی اپنے کیلنڈر کے دسویں دن یوم کپور مناتے ہیں اور اس دن روزہ بھی رکھتے ہیں۔ یہ روزہ یوم کپور کی شام سے شروع ہو کر اگلے دن شام تک جاری رہتا ہے۔ اس دن کا مقصد سال بھر کے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ سال نیکیاں کرنے اور گناہوں سے پرہیز کرنے کا ارادہ کرنا ہے۔ یوم کپور کا دن اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کا آخری موقع ہوتا ہے جس میں یہود اپنے سال بھی یا گزری ہوئی زندگی کے گناہوں کی توبہ کرتا ہے۔ یوم کپور والے دن یہودی کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس دن تمام یہودی سناگاگ یا گھر میں رہ کر عبادت کرتے ہیں۔ عبادت کے دوران یہودی تورات، عمیدہ شیماع اور دوسری دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ یوم کپور کے موقع پر جو نماز ادا کی جاتی ہے اس کو نیئلا کہا جاتا ہے اس میں عمیدہ اور مختلف دعائیں مانگی جاتی ہیں۔(12) ان کے ہاں عیدوں کا بھی تصور ملتا ہے جو کہ عبادات کا درجہ رکھتی ہے جن میں کچھ مہینے بعد اور کچھ سال بعد منائی جاتی ہیں جس میں یہ مخصوص عبادات کا ادا کرتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ عید فصح، یوم الخمیس یا پینتیکوست، نیا سال، ۔یوم کفارہ، سکوت یا عید خیام، عید تجدید یا حنوکا، عید فُوریم

مسیحیت کا تصور

مسیحیت ایک سامی دین ہے۔ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پوری دنیا میں اس کے لگ بھگ دو ارب پیروکار ہیں۔ مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ عبادت کا تصور مسیحیت میں بھی ویسے ہی اہمیت کی حامل ہے جیسے دیگر مذاہب میں ہے۔ ان کے ہاں عبادت کا تصور شروع سے موجود ہے جس کا واضح ثبوت بائبل میں ملتا ہے: ”تب ابراہیم سجدہ ریز ہو گیا۔ ابراہیم دیر تک سجدہ ریز رہا اور خدا نے اس سے ہم کلام ہو کر فرمایا اور وہاں سے مڑے اور صدوم کی طرف چلے گئے۔ پر ابراہیم خداوند کے حضور کھڑا ہی رہا۔“(13) بنی آدم کو عبادت کرنے اور صرف اُسی کے آگے جھکنے کا حکم دیا۔ بائبل میں درج ہے: ”میں ہی خدا قادرِ مطلق ہوں۔ تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔“(14) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی سب سے پہلے اسی کا حکم دیا گیا، وہ صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرو۔ بعض اوقات مسیحیوں نے عبادت کو محض اپنی روحانی ترقی کا وسیلہ خیال کیا اور یوں انہوں نے عبادت کے دیگر حصوں پر وعظ کو مقدم جگہ دی کیونکہ وعظ میں کلام کو سمجھنے کی زیادہ صلاحیت پائی جاتی ہے۔ بہر حال یہ عبادت کے معنوں کے متعلق ایک غلط فہمی ہے۔ لازم ہے کہ عبادت میں ہم نہ اپنی طرف نہ دیگر انسانوں کی طرف بلکہ صرف خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ بے شک حقیقی عبادت سے روحانی ترقی ہی مقصود ہے کیونکہ عبادت میں ہم زندہ خدا سے ملتے ہیں جس کی رفاقت پر ہماری روحانی زندگی موقوف ہے۔ چونکہ

عبادت میں روحانی ترقی ہمارا مقدم مقصد ہے اور ہم نے اب تک صحیح طور پر خدا کی عبادت کرنا نہیں سیکھا، لہٰذا ضرور ہے کہ ہم خود نہیں بلکہ وہیں ہماری عبادت کا مرکز ہو۔ مسیحی دراصل عبادت کو قربانی کا تصور دیتے ہیں یعنی جب عبادت کرنے والا الٰہی راز کے سامنے اپنے تیئں پست کرتا ہے اور الٰہی جلال کی تعریف کرتا ہے اور زندہ خدا کی رفاقت کی تلاش کرتا ہے تو وہ اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنی روحانی جسمانی ملکیت میں سے تھوڑا بہت خدا کی نذر کرے۔ اس حقیقت کو ہم انجیل مقدس میں دیکھتے ہیں۔ اس میں مسیحی عبادت کے لیے قربانی کا لفظ آیا ہے۔ ہماری عبادت ایک کہانتی قربانی ہے جو جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر پیش کی جاتی ہے۔ وہ حمد کی قربانی بھی کہلاتی ہے۔[15]

کتاب مقدس کے پہلے ابواب میں انسان اُس مکاشفے کے مطابق خدا کی عبادت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ عہد جدید میں مسیحیوں کا عبادت کرنے کا طریقہ وغیرہ متعارف ہوا، تبدیلیاں ہوئیں جیسے کہ یہودیوں کا عبادت خانہ تھا ہیکل کوئی خاص گھر نہیں اور نہیں تھی سواء پھر آہستہ آہستہ یہودیوں نے اپنے عبادت خانوں کی تعمیر شروع کر دی۔ باقی شہر اور ملکوں میں اس طرح خداوند مسیح کے زمانے میں عبادت کے نئے طرز سامنے آنے لگ گئے اور عبادت کی جگہ وسیع ہوتی گئی۔[16]

مسیحیت میں میقاتی عبادت تصور

مسیحیت عبادت کو لے کر یہ تصور کرتے ہیں کہ عبادت / دعا وہ واحد ذریعہ ہے جس سے وہ خداوند سے رابطے میں رہ سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کی دعائیں سنتا ہے اور پیغامات واپس بھیجتا ہے۔ بہت سے مسیحیوں کا خیال ہے کہ جب وہ دعا کرتے ہیں تو روح القدس متحرک رہتا ہے۔ بائبل میں سینٹ پال مسیحیوں کو ”روح سے دعا“ کرنے کی ترغیب دیتا ہے، لکھتا ہے: ”ہر طرح کی دعائیں اور درخواستوں کے ساتھ، ہر موقع پر روح سے دُعا کرو۔“[17] مسیحیوں کے نزدیک عبادت انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ بات چیت کرنے کے قابل بناتا ہے تا کہ وہ اس کے ساتھ بامقصد تعلقات استوار کر سکے۔ مسیحی عبادت کو روح اور دل کا معاملہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے حساب سے عبادت جو ہوتی ہے وہ کسی مخصوص مذہبی رسم کی پابند نہیں ہوتی۔ بلکہ عبادت تو ہر ہر دم اور لازماً اُس کے فکر اور اُس کے سوچ کا مرکز ہوتی ہے نماز میں، مناجات میں اور دعا میں تو یقیناً خداوند کریم اُن کے سامنے موجود ہوتا ہے بلکہ ہر دم وہ ہر جگہ موجود ہے۔ المختصر مسیحیت میں یہ تصور ہے کہ ان میں زندہ ہے وہ، اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عبادت کا عمل دل سے ادا ہوتا ہے۔ مسیحیوں میں بھی روزانہ، ہفتہ وار، مہینہ وار اور سالانہ عبادت کا تصور موجود ہے۔ بائبل مقدس کی کتاب یرمیاہ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کے سامنے سرنگوں ہونے کا ذکر یوں آیا ہے: ”تو خداوند کے گھر کے پھاٹک پر کھڑا ہو اور وہاں اس کلام کی منادی کرا دو کہ اے یہوداہ کے سب لوگو جو خداوند کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے ان پھاٹکوں سے داخل ہوتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔“[18] مسیحیوں کی عبادتیں Tefillah کہہ کر پکاری جاتی ہیں۔ Tiflah، جس کے معنی گناہ، حماقت اور بغاوت کے ہیں۔[19] دین مسیحیت میں عبادات کا مقصد ہی خداوند کے قریب ہونا اور اسے التجا کرنا ہے۔ ”عبادت، درحقیقت اس قربانی کا شکرانہ ہے جو ”کلمۃ اللہ“ یعنی حضرت مسیح نے بندوں کی طرف سے دی تھی۔“[20] شروع میں مختصر حمد کی لطانیہ آتی ہے پھر پاکیزگی کی کالکٹ اور دعائے ربانی۔ اس کے بعد دس احکام یا مبارک بادیاں یا خداوند کے دو بڑے احکام ہیں۔ ان سب پر جماعت جوابی جملے بولتی ہے۔ اس کے بعد یسعیاہ (۵۳: ۱ – ۱۰) آیات باری باری پڑھی جاتی ہیں۔ پھر سرسم کورڈا قدوس، قدوس، قدوس کا گیت اور دعائے تقدیس ہے۔ بعد ازاں عاجزانہ رسائی کی دُعا ہے پھر جماعت پاک عشا میں شریک ہوتی ہے اور اس کے بعد مخصوصیت کی دُعا ہے۔ گیت اور کلمۂ برکت سے عبادت ختم ہوتی ہے۔ بائبل کی رو سے دعا دراصل عبادت ہے

روزانہ کی دعائیں

مسیحیت میں درحقیقت دو قسم کی عبادات زیادہ اہمیت کی حامل ہیں:

نماز و حمد خوانی: دینِ مسیحیت میں عبادت کے طریقے تو بہت سے ہیں لیکن ہم مختصر مضمون میں صرف دو طریقے بیان کر سکتے ہیں جو کثرت سے اختیار کیے جاتے ہیں اور جن کا ذکر مسیحیت پر کی جانے والی اکثر بحثوں میں بار بار آتا ہے۔ ان میں سے ایک "حمد خوانی" کی عبادت ہے جسے مسلمانوں کو سمجھانے کے لیے پادری صاحبان "نماز" بھی کہہ دیتے ہیں۔ مسٹر ایف۔ سی برکٹ (F.C. Burkitt) کے بیان کے مطابق اس عبادت کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ہر روز صبح شام لوگ کلیسا میں جمع ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص بائبل کا کوئی حصہ پڑھتا ہے۔ یہ حصہ عام طور سے زبور کا کوئی ٹکڑا ہوتا ہے۔ زبور خوانی کے دوران تمام حاضرین کھڑے رہتے ہیں۔ زبور کے ہر نغمے کے اختتام پر گھٹنے جھکا کر دعا کی جاتی ہے اور اس دعا کے موقع پر گناہوں کے اعتراف کے طور پر آنسو بہانا بھی ایک پسندیدہ فعل ہے۔ مختلف اوقات میں سے جن اوقات کو دعا کے لیے بائبل میں اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ وہ زیادہ تر صبح، دوپہر، شام کے اوقات ہیں۔ گویا کہ ہر پہر کے ساتھ ساتھ دعا کرنے کا حکم بائبل میں بھی پایا جاتا ہے تاکہ بندہ کسی بھی وقت اپنے رب سے مانگنے سے گریزاں نہ رہے بلکہ اس سے اپنی التجا کرتا رہے تاکہ اس کا رشتہ اپنے رب کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہو اور وہ اپنے آپ کو مصیبت، خوشی و غم میں لڑائی و خوشحالی میں اکیلا محسوس نہ کرے

ہفتہ وار عبادات

مسیحیت میں سن ڈے (Sunday) کا دن مقدس مانا جاتا ہے۔ لوگ گرجا گھروں میں عبادت کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ مسیحی لوگ یہ دن یونانیوں کو خوش کرنے کے لیے مناتے ہیں۔ یہ دن ان کے ہاں مقدس تسلیم کیا جاتا ہے۔ اتوار کا دن بہت مقدس ہے۔ "یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا۔"[21] "انہوں نے ہفتے کے پہلے دن سے عبادت کے لیے جمع ہونا شروع کر دیا۔"[22] "اور اُسے خداوند کے دن کا نام دیا۔ پولس رسول کرنتھس کی کلیسا کو حکم دیتا ہے کہ وہ ہفتے کے پہلے دن اپنے نذرانے اور چندہ کلیسا میں لائیں۔"[23]

مسیحیت میں روزہ

تقریباً تمام مذاہب میں روزوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ روزہ بھی وہ قدر، مشترک ہے جو کہ نہ صرف تمام بڑے مذاہب میں پائی جاتی ہے بلکہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں اور قوموں میں بھی روزے رکھنے کا رواج تھا۔ اسی طرح دینِ مسیحیت میں روزے کے متعلق خداوند فرماتا ہے: "اب بھی پورے دل سے اور روزہ رکھ کر اور گریہ وزاری اور ماتم کرتے ہوئے میری طرف رجوع کرو اور اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ دلوں کو چاک کر کے خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو کیونکہ وہ رحیم و مہربان قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔"[24]

"Lent" کا آغاز

مسیحیوں کے ہاں بہت سے چرچوں میں "Lent" کا آغاز "Ash Wednesday" کو ہوتا ہے۔ اس دن بہت سے پروٹسٹنٹ چرچ کا خاص کام کرتے ہیں۔ رومن کیتھولک چرچوں میں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر پادری عبادت کرنے والوں کے ماتھے پر راکھ سے نشان لگاتا ہے۔

مقدس اتوار

مسیحیوں کے ہاں یہ دن بنیادی طور پر سنجیدہ انتظار کا دن ہے اور اس کی سر گرمی رات کے وقت ہوتی ہے۔ دوبارہ زندہ کیے جانے کا وقت آتا ہے۔ اس دن رومن کیتھولک اور روایتی چرچ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ نئے لوگوں کو بپتسمہ لیا جائے۔[25] چرچ کی تمام روشنیاں بجھادی جاتی ہیں جو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ کیے جانے کی علامت ہے۔ ان کے شعلے سے دوسری شمعیں جلائی جاتی ہیں جو کہ عبادت کرنے والوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوتی ہیں۔ جو اس بات کی علامت بنتی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روشنی ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ روایتی مشرقی چرچوں میں پادری شمع کو ٹھیک آدھی رات کے وقت جلاتا ہے جونہی سب شمعیں روشن ہوتی ہیں ایسٹر کا آغاز ہو جاتا ہے پھر خوشی کی موسیقی بجائی جاتی ہے اور بائبل سے ایسٹر کی کہانی پڑھی جاتی ہے۔

ایسٹر

اس دن مسیحی عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ زندہ کیے جانے کی خوشی مناتے ہیں۔ ان کے ہاں اس دن سورج کی پہلی کرن عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ زندہ کیے جانے کی علامت کے طور پر سمجھی جاتی ہے اور بہت سے رومن کیتھولک اور روایتی مشرقی چرچ اس دن ان لوگوں کے لیے دوبارہ تقریبات کا انتظام کرتے ہیں جو کہ پچھلی رات کو شامل نہیں ہو سکے تھے۔[26] دینِ مسیحیت میں عیدوں کا تصور بھی موجود ہے جو کہ اُن کے ہاں عبادات اور مقدس مذہبی تہوار کا درجہ رکھتی ہیں عید فسح، عید فطیر، پہلے پھلوں کی عید، عید پینتیکست، نرسنگے پھونکے جانے کی عید۔

دین اسلام میں تصور اللہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ.[27]

”تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں۔ پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔“

اسلام میں عبادت کا تصور بہت جامع اور وسیع ہے۔ محبت اللہ کے بعد ایمان کامل کا تقاضا اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب ایمان کے دوسرے تقاضے یعنی اطاعت الٰہی پر پوری طرح توجہ دی جائے، کیونکہ محبت در حقیقت اطاعت الٰہی کا تقاضا کرتی ہے۔ تمام مذاہب میں سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پسند فرمایا اور اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ.[28]

”بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔“

اسلام میں میثاقی عبادت

اسلام میں عبادت کا جو تصور دیا ہے وہ بہت جامع اور وسیع ہے۔ محبت الٰہی کے بعد ایمان کامل کا تقاضا اس وقت پورا ہو سکتا ہے جب ایمان کے دوسرے تقاضے یعنی اطاعت الٰہی پر پوری طرح توجہ دی جائے کیونکہ محبت در حقیقت اطاعت الٰہی کا تقاضا کرتی ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے محبت الٰہی، احکام کی اطاعت اور اس کے مقرر کردہ ضابطوں کی پیروی و پابندی کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ.[29]

”اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں موت آجائے۔“

دین اسلام میں عبادت کا تصور یہ ہے کہ صرف ایک رب کی عبادت کی جائے صرف اُسی کے آگے جھکا جائے۔ عاجزی اختیار کی جائے۔ انسان خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں خود کو نہایت عاجز، انتہائی مسکین، سراسر بے بس سمجھے۔ اللہ کی بارگاہ میں اسی احساس بندگی کا نام عبادت ہے۔ عبادت کا مفہوم ہی یہ ہے کہ بندہ خود کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور غلام یوں ثابت کرے کہ جس کام سے اسے منع کیا گیا ہے اس سے عمر بھر رُکا رہے۔ انسانی زندگی کے جس شعبے میں ڈھب سے زندگی گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسی طریقے سے زندگی بسر کرنے کا نام عبادت ہے۔ انسان تب تک دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا پختہ ایمان اللہ کی ذات پر نہ ہو جائے۔ جس طرح باقی ادیان میں میقاتی عبادات کا تصور موجود ہے، اسی طرح اسلام میں میقاتی عبادات کا تصور موجود ہے۔ دین اسلام میں اللہ نے مسلمانوں پر کچھ عبادات ایسی فرض کی، جن کے چھوڑنے سے سزا ملتی ہے اور کچھ عبادات ایسی ہیں جو نوافل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کو کرنے سے ثواب اور جن کو نہ کرنے سے گناہ یا سزا نہیں ملتی۔ میں اپنی اس فصل میں پہلے مسلمانوں کی فرضی عبادات کا ذکر کروں گی، پھر نوفلی عبادات کا۔ نماز قدیم زمانوں سے ایک مسلمہ عبادت ہے اور ادیان کا بالعموم وہ ایک مشترکہ فریضہ ہے اور ایسا ممکن نہیں کہ تاریخ ادیان میں کوئی دین ہو اور اس میں نماز نہ ہو۔ زبیدی لکھتے ہیں:

> الصلوٰۃ (عبادۃ فیھا رکوع و سجود) و ھذہ العبادۃ لم تنفک شریعۃ عنھا وان اختلف صورھا بحسب شرع فشرع و لذالک قال اللہ تعالیٰ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا[30]
>
> ”نماز سے مراد ایسی عبادت جس میں رکوع اور سجود ہیں اور یہ عبادت شریعت سے جدا نہیں ہے اور اس کی صورت میں حسب شرع (یعنی شریعت کے مطابق) اختلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں فرض کی گئی ہے۔“

نماز دین اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ یہ تحفہ معرج نبوی ﷺ ہے۔ بوقت معراج پچاس نمازوں کا تحفہ ملا ہے جو جلدی ہی گھٹ کر پانچ رہ گئیں۔[31] جو مسلمان روز کی بنیاد پر پانچ دفعہ ادا کرتے ہیں جو پانچ نمازیں فرض ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ فجر ۲۔ ظہر ۳۔ عصر ۴۔ مغرب ۴۔ عشاء

ہفتہ وار عبادت

الجمعۃ (یوم) اسلامی تقویم میں ہفتے کا ساتواں اور آخری دن جسے زمانہ اسلام میں یوم العربۃ کہتے تھے مگر جب اسلام آیا تو اس کا نام الجمعہ رکھا گیا کیونکہ اس دن مسلمان مسجد میں جمع ہوتے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔[32] جمعہ کی فضیلت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔ سید ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بہتر ان دونوں میں کہ، جن میں سورج نکلتا ہے، جمعہ کا دن ہے کہ اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں گئے اور اسی میں وہاں سے نکلے اور قیامت نہ ہو گی مگر اسی دن۔“[33]

مہینے وار و سالانہ وار عبادات

دین اسلام میں روزانہ کی عبادت جو کہ دن میں ادا کی جاتی ہیں، ان کی وضاحت ملتی ہے اور ہفتہ وار عبادات کا تصور موجود ہے۔ لیکن مہینہ وار عبادت کوئی نہیں جو ہر مہینے کے آخر میں خصوصی ادا کی جائے البتہ سالانہ عبادات کا تصور موجود ہے جیسے رمضان میں روزہ رکھنا، روزے کے دوران ان میں مقدس راتوں کا بھی ذکر ملتا ہے پھر حج جو بہت عظیم عبادت کا

درجہ رکھتا ہے۔ یہاں میں سال کی عبادات کا ذکر کروں گی جو مسلمانوں میں بہت اہمیت رکھتی ہیں جو اسلامک کیلنڈر کے حساب سے ہوتی ہے۔

شب معراج(۲۷رجب)

رجب اسلامی تقویم کا ساتواں مہینہ ہے۔ یہ مہینہ شہر حرم میں سے ہے، اس مہینے نے اسلام میں شب معراج کی وجہ سے، جب آنحضرت ﷺ آسمانوں کی سیر کو تشریف لے گئے تھے اور جس کی تاریخ وقوع ۲۷ رجب قرار دی جاتی ہے، زیادہ اہمیت حاصل کر لی ہے۔ اسی وجہ سے رجب کی ستائیسویں شب کو لیلۃ المعراج کہتے ہیں۔ مسلمان اس تقریب کو مانتے وقت معراج کے واقعات اور روایات کا ذکر کرتے ہیں۔[34]

اس دن مسلمان اپنے گھروں پر قرآن اور ذکر الٰہی کا انعقاد کرتے ہیں اس رات اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو پانچ نمازوں کا تحفہ دیا تھا۔ اس لیے یہ دن مسلمانوں کے ہاں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس روز لوگ نوافل کے ذریعے رب کا شکر ادا کرتے ہیں۔

شب برات(۱۵شعبان)

مسلمانوں کی مذہبی تقریبات میں سے ایک شب برات بھی ہے۔ یہ اس قسم کے متبرک ایام اور راتیں ہیں جن کو عالم اسلام نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور قرآن حکیم نے بھی ان ایام متبرکہ کو ایام اللہ فرمایا ہے۔ احادیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ شب برات چند ایسی خصوصیات کی حامل ہے جو اسے دوسری تمام راتوں سے ممیز کرتی ہے۔ یہ رات خصوصاً عبادت، عجز و نیاز اور توبہ استغفار کی رات ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے اپنے بندوں پر کھول دیتا ہے۔ ان بارہ مہینوں میں آٹھواں شعبان ہے۔ قرآن کریم میں شب برات کا ذکر ملتا ہے، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بابرکت ہے۔ سیدنا اسامہ بن زیدؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے کیوں رکھتے ہیں تو فرمایا یہ (شعبان) وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں جس میں آدمی کے اعمال پروردگار کے سپاس اُٹھائے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت جائے جب میں روزے سے ہوں۔[35]

روزہ

روزہ اپنی حقیقت اور روح کے لحاظ سے ایک ایجابی عمل ہے اور یہ پرہیز اور ترک اپنے ظاہر میں تو ایک منفی عمل لگتا ہے حالانکہ وہ اپنی حقیقت اور روح کے لحاظ سے ایک ایجابی فعل ہے، جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قربت کی نیت سے نفس کو اپنی خواہش کو پورا کرنے سے روک دینا ہے۔ اور وہ اس (نیت) کے ساتھ روحانی وارادی عمل ہے جو حق و خیر اور اللہ کے ہاں قبولیت کے میزان میں ایک وزن رکھتا ہے۔ روزے قدیمی عبادت ہیں جو اسلام سے پہلے ادیان کے ہاں بھی معروف تھے، اگرچہ لوگوں نے ان کی کیفیت کو تحریف کرکے تبدیل کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ[36]

"اے ایمان والو! فرض کئے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کیے گئے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

لیکن اسلام کے روزے باقی تمام کے روزوں سے ممتاز اور مختلف ہیں۔ نماز روزانہ کی عبادت ہے تو روزہ ایک سالانہ عبادت ہے۔ سال میں ایک مرتبہ رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے ہیں۔ مسلمان ہر سال رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور قرآن کی تلاوت کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید اسی ماہِ رمضان میں نازل ہوا۔ رمضان المبارک میں اُمتِ مسلمہ نمازِ عشاء کے بعد بیس (۲۰) رکعت نمازِ تراویح ادا کرتی ہے جو خواتین و حضرات پر بالاجماع سنت موکدہ

ہے۔ اس میں زیادہ تر ایک بار مکمل قرآن مجید پڑھا جاتا ہے، جو سنت موکدہ ہے اعتکاف ایک مستحسن اور ثواب کا فعل ہے۔ اعتکاف کے لیے مرد مسجد میں ایک علیحدہ جگہ مقرر کر کے صبح کی نماز پڑھ کر وہاں داخل ہوتے ہیں اور ضروری حاجت کے سوا مسجد سے باہر نہیں نکلتے اور عورتیں گھروں میں ایک جگہ کو مخصوص کر کے وہ اعتکاف میں بیٹھتی ہیں۔[37] رمضان کے آخری عشرے یعنی آخری دس دنوں میں ادا کرنا، کتب میں نیک اور مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ فقہاء کے نزدیک اس کی مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن یعنی آخری دس دن رمضان کے ہیں۔ آپ ﷺ بھی اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔

لیلۃ القدر

مسلمان نہایت عقیدت، ارادت اور احترام کے ساتھ مناتے ہیں۔ان میں سے ایک لیلۃ القدر بھی ہے۔ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی وہ رات ہے جس میں قرآن پاک لوح محفوظ سے دنیا پر منتقل ہوا۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ [38]

"ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل کیا۔"

اس آیت مبارکہ میں کسی خاص تاریخ کا یقین کیے بغیر اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ وہ رات جس میں قرآن پاک کیا گیا۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں آتی ہے اور وہ رات لیلۃ القدر یا شبِ قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح دنوں میں سب سے زیادہ افضل جمعہ کا دن رکھا ہے اور اسے عید المسلمین کا لقب دیا ہے اور تمام مہینوں میں سے امتیازی شان رمضان المبارک کو دی ہے اسی طرح تمام راتوں کے مقابلہ میں بندگی اور شرف و فضیلت کا انتہائی درجہ شب قدر کو عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا درجہ ہزار مہینوں سے بھی بڑھ کر قرار دیا اور اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ پر یہ خاص انعام ہے جس طرح دین مسیحیت اور دینی یہودیت میں ان کے مقدس تہوار ہیں اسی طرح دین اسلام میں بھی مسلمانوں کے ہاں مقدس تہواروں کا تصور موجود ہے جو کہ مسلمانوں کے ہاں عبادات کا مقام رکھتے ہیں جس اسلام دین فطرت ہے۔ اس نے بھی اپنے پیروکاروں کو عید منانے کی اجازت دی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ان تمام غیر فطری پردوں کو چاک کر دیا ہے جسے امتدادِ زمانہ اور انسان کی لاعلمی اور جہالت نے عید کے رخ روشن پر لا ڈالا تھا۔ اسلام نے ہمیں بتایا کہ زندگی کا مقصد اپنے خالق و مالک کی اطاعت و عبادت ہے۔اسلام نے ہمیں بتایا کہ عید منانا اور حسن و طرب کے ایام مقرر کرنا تمہاری فطرت ہے۔ تم عید مناؤ، خوشی مسرت فرح و سرور کا اظہار کرو لیکن ان سب میں اپنے خالق کو نہیں بھولنا چاہیے۔ اسلام ایک سادہ و آسان مذہب ہے اور اس نے ہر موقع پر اسراف و تبریز سے بچنے اور سادگی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ اس بناء پر اسلام نے صرف دو عیدیں اور تہوار یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ رکھے ہیں۔[39] عید الفطر ہر سال ماہ رمضان کے بعد مناتے ہیں اور فطر کے معنی افطار کرنے یا روزہ کھولنے کے ہیں، اس لیے اس کو عید الفطر کہتے ہیں۔ عید الفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے یکم شوال یعنی عید کے شوال کی دوسری تاریخ سے لے کر مہینہ کے آخر تک الگ الگ کر کے اور اکٹھے دونوں طرح رکھے جاسکتے ہیں۔ مسلمان عید الفطر کے بعد شوال کو نفلی روزوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

عید الاضحیٰ

مسلمانوں کا دوسرا اہم، مقدس اور معتبر تہوار عید الاضحیٰ ہے۔ جو ہر سال دس ذی الحجہ کو تمام دنیائے اسلام میں نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار اس بے نظیر قربانی کی یادگار ہے جو اب سے چار ہزار برس پہلے خدا کے ایک

سچے اور فرمانبردار بندے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مالک کے حضور پیش کی تھی۔ اس قربانی یا واقعہ کو یاد رکھنے کے لیے ہم عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔

سالانہ عبادات

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے حج پانچواں رکن ہے، یہ اسلام کا امتیازی وصف ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کو ہر عبادت میں اجتماعیت کا درس دیتا ہے۔ یہ عبادت حج ہی ہے جو مسلمانوں کو وحدت و مرکزیت اور اپنی اصلسے تمسک کا درس بھی دیتی ہے۔ زیر عنوان کے تحت حج کی لغوی و اصطلاحی تعریفات بیان کرنا مقصود ہے تاکہ لفظ حج کی جامعیت واضح ہو سکے۔ حج کے مہینے یہ ہیں شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔ (40) زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ زکوٰۃ معاشرے کی غربت سے پستے ہوئے نادار، یتیموں اور دیگر مصارف کے لیے خوشحالی اور ترقی کی ضامن ہے اور جب پورا معاشرہ اس غربت و افلاس اور تنگدستی سے نجات حاصل کرے گا تو وہ معاشرہ ایک ترقی یافتہ اور ایک مثالی معاشرہ متصور ہو گا۔ زکوٰۃ کی افادیت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جابجا نماز، آخرت اور روزہ کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا۔ قرآن پاک میں ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (41)

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہوا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔“

زکوٰۃ اسلام کی عبادتوں میں سے ایک اہم عبادت ہے۔ یہ سالانہ عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں زکوٰۃ کو اٹھائیس جگہ ملا کر بیان کیا ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ اسلامی کیلنڈر کے تمام مہینوں سے اس لحاظ سے افضل و مبارک ہے کہ اس مہینہ میں محسن انسانیت ﷺ کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی جنہوں نے بنی نوع انسان کو وہ احترام و وقار پھر سے واپس دلایا جو وہ کھو چکے تھے۔ محرم الحرام اسلامک کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہے۔ مسلمان اس مہینے کو بھی باقی مہینوں کی طرح مقدس مانتے ہیں۔ مسلمان اس مہینے نفلی روزے رکھتے ہیں، جس کی دلیل یہ ہے: ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین روزے محرم کے روزے (یعنی نویں، دسویں) ہیں۔“ (42) فرض نمازیں تو ہر مسلمان پر فرض ہیں خواہ وہ عورت ہو یا مرد۔ ان کے علاوہ نفلی نمازیں بھی ہیں، جس طرح پیچھے نفلی روزوں کا ذکر گزرا (شوال کے روزے، محرم کے روزے وغیرہ) اس طرح نفلی نمازوں کا بھی ذکر ملتا ہے جو کہ نہ سالانہ، نہ مہینہ، نہ روزانہ کا درجہ رکھتی ہیں بلکہ یہ نفلی نمازیں انسان جس دن مرضی چاہے ادا کر سکتا ہے۔ اس میں قید نہیں کہ روزانہ ادا کیا جائے یہ مومن پر ہے کہ وہ کس قدر تقویٰ اور عبادت گزار ہے۔ بعض خاص نمازوں کا ثواب بھی آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے مثلاً تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، نماز استخارہ، حاجت وغیرہ۔ نوافل میں کوئی پابندی نہیں، جتنی رکعتیں چاہیں

خلاصۂ بحث

دین اسلام کی طرح اگر ہم یہودیت اور دین مسیحیت کی بات کرے تو دونوں ادیان میں عبادت کا تصور تو موجود ہے مگر تصورات اور نظریات الگ ہے اسلام کا تصور عبادت دیگر ادیان کے تصور عبادت سے کافی حد تک مختلف اور منفرد ہے دیگر مذاہب میں عبادت کی حیثیت زندگی کے ایک جزو کی سی ہے جبکہ اسلام میں عبادت زندگی کے کل پر محیط ہے۔

دین یہودیت ایک ایسا عقیدہ ہے جو خالصتاً توحید پر یقین رکھتا تھا اور اس عقیدے کی زندگی پر عملی اثر کو تسلیم کرتا ہے اس کا عالم کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ ایک اچھی جگہ ہے۔ انسان تکمیل ذات اہل ہے اور اپنی ذات میں مکمل بااختیار ہے۔ اس وجہ سے اپنے عملوں کا جواب بھی دینا پڑے گا، اس لیے وہ کسی درمیانی واسطے کا قائل نہیں۔ برائی (بدی) کا منکر ہے۔ دولت کو ایک نعمت قرار دیتا ہے۔ انسان کی آزادی کے قائل ہوتے ہوئے شیطان کے تابع نہیں ہے۔ یہودیت کا منصب یہ کہ سارے عالم میں امن و مفاہمت پھیلائے۔ [43]

سفارشات

چند ایسے موضوعات جو دوران تحقیق سامنے آئے ہیں جن پر کام کی ضرورت محسوس کی گئی ہے درج ذیل ہیں:

- عہد نامہ عتیق اور تلمود میں عبادات کا اختصاصی مطالعہ اسلام کی روشنی میں
- فلسطینی تالمود اور بابلی تالمود میں عبادات کی حقیقت
- قرآن وحدیث کی روشنی میں مسیحیت اور یہودیت کی حقیقت اور پس منظر
- یہودیت و مسیحیت کے فرقوں سے متعلق عبادات میں رونما ہونے والے اختلافات کا مطالعہ اور اُنکی اسلام کی روشنی میں حقیقت

References

(1)Ruhi Al-Baalbaki, Dr., Al-Mourd Al-Wasit, Beirut, Lebanon, 2003
(2)Muhammad Ahmad Zubari, The Concept of Worship in Islam, pp. 32, 33
(3)Exodus, Chapter: 19, Verse: 5
(4) Harry Emerson Fosdick, The Meaning of Prayer, University of Michigan Library, USA, P.55:3, 2009
(5) Collier's Encyclopedia, Vol: 13, P: 657.2
(6)Khairullah FS, Qamoos Kitab, p: 505
(7) The Sefaria Library, Book Tahmud Bavil, Berachoth, Chapter 4, 26B: 5, 6, 7
(8) Adin Steinsaltz, A guide to Jewish Prayer, (1st American Paperback Ed.) PP26ff, NewYork Schocken Book, Retrieved: 25 April 2016
(9)Khairullah FS, Qamoos al-Kitab, p: 535
(10)Genesis, chapter 2, verse 1, 2
(11)Ahmad Dehdayat, Shaykh, Judaism, Christianity and Islam, pp: 118, Abdullah Academy, Al-Kareem Market Urdu Bazaar, Lahore, 2010
(12) https://www.britannica.com/topic/Yom-e-Kippur
(13)Genesis, 22:11
(14)Genesis, 1:17
15(Hebrews, 13:15)
(16) Cannon R. W. F. Witton, Principles and Principles of Christian Worship, pp. 20, 21, Punjab Religions Book Society, Anar Kali, Lahore, 1920.
(17)Ephesians, 6:18
(18)Jeremiah, 7:2
(19) I. B. Parney Tis, translated by Raziuddin Syed, The Talmud Revealed, p. 34, National Academy of Islamic Research, 26- Street, Clifton, Karachi.
(20) Principles of Christian Worship, P:3, Oxford, 1960
(21)Exodus, 9:20

[22]Acts, 2:1
[23](Corinthians 16:1-2)
[24](U. L, 2:12, 13)
[25] The Encyclopedia Americana, 9: 506
[26] The World Book Encyclopedia, 5: 71, 72
[27](Quran 21:25)
[28]Quran: 19
[29]Qur'an 15:99
[30] Al-Zubaidi, Muhibuddin, Abu Faiz al-Sayyid Muhammad Murtaza al-Hanafi, Taj al-Aros bin Johar al-Qamoos, Volume: 10, p.:213
[31]Qasim Mahmood, Syed, Islamic Encyclopedia, Vol.2, p.1557
[32]Urdu Islamic Encyclopedia, vol.7, p.499
[33] Sahih Muslim, Kitab al-Jama'ah, Chapter 5: Chapter on the Harvest of Jummah Day, Hadith Number: 1976
[34]Urdu Encyclopaedia of Islam, vol.10, p.193, 194.
[35]Sunan Nasa'i, Kitab al-Sayam, Hadith: 2361, Vol.2.
[36](Qur'an 2: 183)
[37](Syed Qasim Mahmood, Islamic Encyclopedia, vol.2, p.236)
[38]Quran 44:3
[39]Urdu Daira Maarif Islamiya, Vol.: 21, p.: 824
[40]Cheema, Rasool Ghulam, A Comparative Study of the Religions of the Scholars, p.723, Chaudhry Ghulam Rasool and Sons Publishers, Al Kareem Market, Urdu Bazaar, Lahore, 2012
[41](Qur'an 2: 277)
[42]Nasai, Abd al-Rahman Ahmad bin Shoaib, Sunan Nasai, Translator: Maulana Khurshid Hasan Qasmi, Volume: 1, P: 711, Chapter: Explanation of the Virtue of Praying at Night, Hadith: 1617, Maktaba Al-Ilam, 18-Urdu Bazar, Lahore. , Pakistan
[43]Karim Bakhsh Malik, Islam and the World's Religions, p: 223, Sheikh Bashir and Sons, Lahore